بچوں سے مجلس سوال و جواب

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء کو سوالات کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

☆......ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ اگلے ماہ مجھے Abitur امتحان کے رزلٹ مل جائیں گے۔ کامیابی کے لئے دعا کریں نیز میرا ارادہ ہے کہ میں سائنس میں جاؤں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا امتحان کیسا ہوا تھا؟ خود بھی تو پتہ لگ جاتا ہے کچھ نہ کچھ ہمیں تو پتہ لگ جاتا تھا کہاں فیل ہونا ہے۔ کہاں پاس ہونا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اچھا اللہ کامیاب کرے۔

☆......ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ جلسہ کے بعد Abitur کے فائنل امتحان ہو رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جلسہ کی تاریخیں بڑی غلط رکھی ہیں۔ بچوں کے امتحان ہو رہے ہیں۔ اس لئے اب جلسہ پر آنے والوں کو اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ آپ لوگوں کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔

☆......ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ میں نے ہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں سکول میں ایک پریزنٹیشن دینی ہے۔ میں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب ہمارا خدا (Our God) پڑھی ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس کے Points نوٹ کر لینے تھے۔ نیز حضور انور نے فرمایا خود باقاعدہ نمازیں پڑھتے ہو؟ کبھی اپنی دعا قبول ہوئی ہے؟ طالبعلم نے بتایا قبول ہوئی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا وہ بھی بیان کر دینا اس سے بڑا ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت کیا ہے؟ ان کو بتاؤ کہ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت یہ ہے کہ جب ہم دعائیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کی قبولیت کا نشان دکھاتا ہے۔

یاجوج ماجوج

☆......ایک واقف نو بچے نے عرض کیا کہ **قرآن کریم میں یاجوج اور ماجوج کا ذکر آتا ہے تو اس کا کیا مطلب ہے؟ میں نے پڑھا ہے کہ آج کے زمانہ میں جو کرائسز (Crisis) آرہے ہیں وہ اس کی وجہ سے ہیں۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اصل چیز اس کی یہی ہے کہ شرک ہے اور دجل ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں، خاص طور پر جب مسیح موعود کا زمانہ آئے گا تو سورۃ الکہف کی پہلی دس آیتیں اور آخری دس آیتیں پڑھنی چاہئیں۔ ان دس آیات میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار اور شرک سے نفی کا ذکر ہے۔ اب یہ سائنسدان یا ایسی حکومتیں جو دین کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ یہ سب وہ لوگ ہیں جو شرک پرستی کر رہے ہیں۔ بت پرستی اگر نہیں کر رہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کے مقابلہ پر کھڑا کر کے شرک کرتے ہیں۔ تو یہی لوگ ہیں جو دجال ہیں۔ حدیثوں میں دجال کا ذکر آتا ہے۔ دجل سے، فریب سے، خدا تعالیٰ کی ذات کے مقام کو گرانا ہے۔ یا دین کے خلاف حرکتیں کرنا ہے۔ تو یہ دجل اور فریب اور سائنس اور ترقی یہ سب کچھ اس زمانہ میں زیادہ ہو جائے گا۔ اس زمانہ میں رہتے ہوئے تم لوگوں نے زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے قریب ہو جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے۔ دین کا علم حاصل کرنا ہے اور پھر دین کی تعلیم کو واضح کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا پہ قائم کرنا ہے۔

اسلامی بینکنگ

☆......ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ میرا سوال **اسلامی بینکنگ (Banking) کے حوالہ سے ہے۔ کیا آجکل کوئی ایسی انسٹیٹیوشن ہے جو شریعت کے مطابق بینکنگ کا کوئی سسٹم بنائے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہا جاتا ہے اور Claim کرتے ہیں۔ اسی موجودہ بینکنگ کے نظام کو انہوں نے تھوڑا سا ردوبدل کر کے سعودی عرب میں بھی اور باقی جگہوں پہ بھی کہہ دیا ہے کہ اسلامی بینکنگ ہے حالانکہ یہ مکمل طور پر اسلامی بینکنگ نہیں ہے کیونکہ وہاں بھی مختلف چیزوں پہ کچھ نہ کچھ سود کی ملونی نظر آجاتی ہے۔ لیکن بینکنگ کا اپنا نظام جو ہے وہ ایسا ہے کہ اس میں غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ موجودہ نظام بینکنگ جو ہے اس میں اتنی زیادہ زیروزبر ہوئی ہے تبدیلیاں آچکی ہیں یا مسائل ہیں کہ اس کے بارہ میں نئے اجتہاد کی ضرورت ہے تو یہ فقہاء کی کوئی ٹیم بیٹھے۔ اس کے لئے میں نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے ایسے لوگوں کی جو اس بینکنگ کے نظام کے بارہ میں صحیح رائے قائم کر سکیں جو انٹرسٹ فری نظام ہو۔ یہ کمیٹی بڑی سستی سے کام کر رہی ہے۔ کچھ احمدیوں نے اس پر مضامین بھی لکھے ہیں اور کچھ احمدی اس پر کام کر بھی رہے ہیں۔ ہمارے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بیٹے احمد سلام صاحب بھی بینکنگ سے منسلک ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ اسلامی بینکنگ کے اوپر کام کر رہا ہوں۔ لیکن مجھے ابھی تک ان ساروں کی اسلامی بینکنگ سے متعلق جو باتیں ہیں، ان پر تسلی نہیں ہوئی اس لئے یہ کہنا کہ سو فیصد اسلامی بینکنگ کا نظام کہیں چل رہا ہے تو یہ نہیں چل رہا۔

رحمی رشتے

☆......ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ **یہ حکم ہے کہ میاں بیوی اپنے رحمی رشتہ داروں سے بہتر سلوک کریں تو یہ رحمی رشتے کون کون سے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا رحمی رشتے وہی ہیں جو تمام سگے رشتے ہیں۔ ماں باپ ہیں، بہن بھائی ہیں، ماموں، چچا، تایا، خالہ وغیرہ۔ پھر ان کو بڑھاتے جاؤ۔ آگے قرابت دار ہیں، پھر ہمسائے ہیں ان سے بھی تو حسن سلوک کا حکم ہے۔

حضور انور نے فرمایا پھر تمام مخلوق سے حسن سلوک کا حکم ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تمہارے جو ہمسائے ہیں، تمہارے چار گھر والے ہمسائے نہیں بلکہ سو کوس تک تمہارے ہمسائے ہیں تو اس طرح سو کوس تک بڑھاتے رہو تو پوری دنیا سے حسن سلوک کرنا پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں حقوق العباد کا حکم دیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے بڑا زور دے کر فرمایا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس بارہ میں بڑی تلقین فرمائی ہے۔ رحمی رشتہ داروں سے بہتر سلوک تو ایک ابتدا ہے۔ والدین سے حسن سلوک کے بعد قرآن کریم نے اس کو آگے بڑھایا ہے اور مزید وسعت دی ہے اور باقی تعلق داروں اور قریبیوں سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے تو اس طرح اپنے اچھے تعلقات کو وسعت دینی چاہئے۔ لیکن جو نوری رشتے ہیں ان کا تو بہرحال لحاظ اور بہت زیادہ خیال کرنا چاہئے۔ اس طرح ایک دفعہ ادب اور احترام پیدا ہو جائے گا، لحاظ پیدا ہو جائے گا تو پھر اس میں مزید وسعت بھی آتی چلی جائے گی۔

مردہ جسم پر تجربات

☆......ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ **لیبارٹری میں ایک مرے ہوئے انسانی جسم کو چیر پھاڑ کر کے جو تجربات کئے جاتے ہیں۔ اس بارہ میں اسلامی تعلیم کیا ہے؟**

اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کسی جسم کو تم استعمال کر رہے ہو۔ ایک تو تم ابتدا میں Skeleton کے بارہ میں جانتے ہو، ہڈیوں کی طرح تمہارے پاس Skeleton پڑے ہوئے ہیں۔ پھر Anatomy میں بعض دفعہ بعض چیزیں علم بڑھانے کے لئے تمہارے پاس آجاتی ہیں۔ لاوارث لاشیں آجاتی ہیں۔ اب ان کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ اب اگر اس پر تجربات کرنے کے بعد ان کو عزت و احترام سے دفنا دیا جائے تو ٹھیک ہے۔ انسانی بہتری کے لئے کام کر رہے ہو۔ جو زندہ لوگ ہیں ان کی بھلائی کے لئے کام کر رہے ہو تو اس مردہ نے ہوسکتا ہے بعض دفعہ خود ہی اپنے آپ کو پیش کر دیا ہو۔ اپنے اعضاء دے دیئے ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

☆......ایک طالبعلم نے عرض کیا۔ میں نے جامعہ میں داخلہ کے لئے درخواست دی ہے میرے لئے دعا کریں۔ حضور انور نے فرمایا اچھا اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔

وصیت کی عمر

☆......ایک طالبعلم کے اس سوال پر کہ **کس عمر میں وصیت کرنی چاہئے۔** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جب ہوش و حواس کی عمر ہوتی ہے عموماً ہمارے ہاں پندرہ سال کی عمر میں بچے وصیت کر لیتے ہیں۔ پھر ایک تجدید وصیت ہوتی ہے۔ دوبارہ ایک سال بعد تجدید کرواتے ہیں۔ سولھویں، سترھویں سال کی عمر میں تجدید کروا لینی چاہئے۔ پرانے زمانے میں تو چودہ سال کی عمر میں لوگوں کی شادیاں ہو جاتی تھیں۔ باپ بن جاتے تھے۔ ہوش و حواس کی ہی عمر تھی جو باپ بن گئے۔ حضور انور نے فرمایا عمر کی کوئی قید تو نہیں ہے۔ لیکن بقائمی ہوش و حواس ہونا چاہئے۔ پتہ ہونا چاہئے کہ تم کیا کام کر رہے ہو۔ کیونکہ ہمارا عموماً اب یہی رواج ہے کہ پندرہ سال کی عمر تک میٹرک کرنے کے بعد انتظامی لحاظ سے ایک معیار مقرر کر دیا ہے۔ پھر اس کے ایک سال بعد تجدید ہو جاتی ہے۔

احمدی جرمنی کا سیاسی نظام

☆......ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ **ایک دن جب جماعت احمدیہ جرمنی پر غلبہ پا جائے گی تو پھر کون سے پولیٹیکل سسٹم کے ساتھ یہ ملک چلے گا۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ کہنا چاہئے کہ جب اکثریت جرمن قوم کی احمدی ہو جائے گی۔ غلبہ سے لوگ سمجھیں گے، پتہ نہیں ہم کوئی سنّی بن کر جنگ کرنے لگے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا نظام تو جمہوری ہوگا، پولیٹیکل سسٹم تو وہی ہے۔ پولیٹیکل پارٹیاں تو اس وقت بھی ہوں گی۔ خلافت نے تو بہرحال ہر سیاسی نظام سے علیحدہ رہنا ہے۔ نظریات ہوں گے، Manifesto ہوں گے۔ لیکن جب احمدی ہو جائیں گے تو جو بھی سیاسی پارٹیاں ہوں گی ایک ہو یا دو ہوں یہ بھی ہو سکتا ہے اور غالب امکان یہی ہے کہ ایک ہی ہو تو اس حکومتی نظام کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہئے۔ تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے عہدوں اور امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ تقویٰ پر قائم رہنے والے، ہر قسم کے لوگ ہمارے سامنے ہوں گے۔ جن جن کو لوگ زیادہ جانتے ہوں گے کہ یہ امانت کا حق ادا کرنے والے ہیں ان کے حق میں ووٹ دیں گے تو اس طرح وہ اوپر آجائیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی پولیٹیکل سسٹم پارٹی نہ ہو۔ مختلف قسم کے لوگوں کی Gathering ہو۔ انفرادی طور پر یا آزاد امیدوار بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ ہوسکتا ہے ایک زمانہ آئے، ایسے امیدوار کھڑے ہوں ان کی ایک حکومت بن جائے، جو حکومتی نظام کو چلانے والی ہو۔ اصل چیز تقویٰ ہے، امانت کا حق ادا کرنا، عہدوں کی پابندی کرنا، یہ چیزیں ہیں جن پر حکومت کی بنیاد رکھنی ہوگی۔ عوام کی خدمت کرنا، سید القوم خادمھم پہ عمل کرنا قوم کا جو سردار ہے وہ قوم کا خادم ہے۔ اس پہ چلیں گے تو ٹھیک ہے۔ اللہ کا خوف ہوگا تو ظاہر ہے پھر انصاف قائم کریں گے۔ انصاف قائم کرنے کا نظام اور عدالتی نظام اللہ تعالیٰ نے خود ہی قرآن کریم میں دے دیا ہے کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ اپنے عزیزوں کے خلاف، اپنے والدین کے خلاف گواہی دینی پڑتی ہے تو دو۔ اس کا مطلب ہے کہ ایسا انصاف جو تمہیں کسی قوم کی دشمنی کی وجہ سے عدل سے نہ روکے۔ حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں میں تو دشمنی ہوتی نہیں۔ پھر یہ ہے کہ ایک قوم بن کے رہنا ہوگا۔ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کے حکم پر عمل کرنا ہوگا۔

☆......ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ میرا اللہ کے فضل سے اس جمعہ کو نکاح ہوا ہے۔ میری درخواست ہے کہ میں ایک دفعہ آپ سے گلے مل سکتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا نکاح میں نے تو نہیں پڑھایا۔ کسی وقت آکے ملاقات کر لینا۔

☆......ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ **استخارہ کرنے کا اصل طریقہ کیا ہے؟** اس پر حضور انور نے فرمایا پہلی بات تو یہ ہے کہ استخارہ کو سمجھو۔ جو بھی کام کرنے لگے ہو اللہ تعالیٰ سے خیر مانگو۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کام کی خیر مانگنا کہ اللہ کے نزدیک یہ بہتر ہے تو میرے حق میں ہو جائے۔

دوسرا یہ ہے کہ رات کو سونے سے قبل دو نفل پڑھو۔ زیادہ لمبی دعائیں نہیں بتاتا۔ دو نفل پڑھو اور اس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور استخارہ کرکے سو جاؤ اور کئی دن تک کرو، بعض لوگ چالیس دن بھی رکھتے ہیں۔ بعض کو تو تیسرے، چوتھے دن بعض باتوں کی تسلی ہو جاتی ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ خبریں پہنچائے۔ خبریں پہنچانے کے لئے استخارہ نہیں ہوتا۔

استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خیر مانگنا کہ جو کام میں کرنے جارہا ہوں اس میں اگر میرے لئے خیر ہے تو میرے لئے آسانی کے سامان پیدا فرما۔

☆......ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ آجکل میں اکنامکس (Economics) میں M.Sc. کر رہا ہوں۔ سوچا ہے کہ آگے Ph.D. کرلوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا Ph.D. کرنی ہے تو ریسرچ میں چلے جاؤ۔ ریسرچ کریں اور پھر Economics کے اصول کو استعمال کرتے ہوئے Ph.D. کرنی ہے تو اس میں کریں اور اپنا Thesis یہ رکھیں کہ اسلامک بینکنگ۔

دورِ حاضر کے کرائسز

☆......ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ حضور انور نے پریذیڈنٹ اوباما کو خط لکھا تھا موجودہ کرائسز اور عالمی جنگ کے خطرات کے بارہ میں۔ اس میں **حضور انور نے فرمایا تھا کہ 1934ء کے جو کرائسز تھے اور آج کے جو کرائسز ہیں ان میں Similarities ہیں۔ تو وہ Similarities کیا ہیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ Similarities یہی ہیں کہ یوروکرائسز ہورہا ہے۔ Review of Religions میں وہ خط شائع ہوگیا ہے اور اس میں انہوں نے آپ جیسے لوگوں کو سمجھانے کے لئے ایک عقلمندی کی ہے کہ انہوں نے 1932ء کی جو تصویریں تھیں بینکوں کے سامنے لوگ کھڑے ہیں اور Money Withdraw کر رہے ہیں اور اب جو 2008ء میں، 2010ء میں کرائسز آیا ہے اور جو بینکوں کے سامنے رش ہوا ہے اور لوگ پیسے Withdraw کر رہے ہیں۔ بلکہ اب خبروں میں آنے لگ گیا ہے۔ ٹی وی کی خبریں آپ نے دیکھی ہوں گی کہ بہت زیادہ لوگوں نے بینکوں میں جا کر اپنی رقم Withdraw کرنی شروع کر دی ہے۔ ایک تو یہ Similarity ہے۔ چیزیں آسمان پہ چڑھ گئی ہیں۔ لوگوں کی Purchasing پاور کم ہوگئی ہے۔ Unemployment زیادہ ہوگئی ہے یہ ساری Similarities ہی ہیں۔

واقفین نو کے ساتھ کلاس کا یہ پروگرام دو بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔